کام ۔ منصوبے کے مطابق

محمد وسیم خان راؤ

منصوبہ کیا ہے؟

منصوبہ منزل پر پہنچنے کا ذریعہ ہے' جو ماضی میں پیش آنے والے واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی پیش بینی کرتے ہوئے' ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کراتا ہے جس پر عمل کر کے منزل پر پہنچنے کی راہ سہل ہو سکے--- یا دوسرے الفاظ میں:

مختلف حقائق اور عوامل کا ایسا مجموعہ جو بامقصد اور صحیح رخ پر ہو۔ منصوبہ خواہشات و تمناؤں یا پروگراموں کی ایک فہرست مرتب کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ حالات کا تجزیہ کرنے' افراد کی ذمہ داریاں لگانے' اطلاعات و ہدایات جاری کرنے' راہ نمائی و متحرک کرنے اور افراد کو نظم میں رکھتے ہوئے' مقصد کی جانب پیش قدمی کرنے کا نام ہے۔

منصوبہ بندی کے تین درجے ہیں:

طویل منصوبہ بندی: یہ منصوبہ بندی عموماً تین سے دس سال تک کے عرصے کے لیے ہوتی ہے۔ اس ضمن میں' تنظیم و تحریک عوامی' سیاسی' قانونی و طویل مدت کے پروگرام' مثلاً اداروں کا قیام' افراد کو مختلف اداروں اور شعبہ جات میں کھپانے اور مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی حکمت عملی تیار کرتی ہے۔

درمیانی مدت کی منصوبہ بندی: یہ منصوبہ بندی عموماً ایک سے تین سال تک کے عرصے پر محیط ہوتی ہے۔ یہ دعوت کے اہداف' مختلف مسائل اور ایشوز کا تعین کرنے' کوئی اہم چیلنج مثلاً الیکشن درپیش ہو تو اس کے بارے میں کی جاتی ہے۔

طریق عمل کی منصوبہ بندی: یہ عموماً ایک ماہ کے عرصے کے لیے ہوتی ہے۔ اس کا مقصد سالانہ منصوبے کو سامنے رکھتے ہوئے پروگراموں کے بارے میں تفصیل و جزئیات طے کرنا ہوتا ہے۔

منصوبہ بنانے سے قبل چند سوالات: منصوبہ عمل بنانے سے قبل ہمیں چند سوالات کے جوابات حاصل کرنا چاہییں۔ یہ جوابات جس قدر مکمل اور واضح ہوں گے' اسی قدر منصوبہ قابل عمل اور شفاف ہو گا۔

۱- **ہم کیا چاہتے ہیں؟** تنظیم کو اپنے مقصد کے بارے میں بالکل صاف اور واضح ہونا چاہیے- یہ مقصد و نصب العین ہمیشہ بالائی نظم سے لے کر نیچے تک کے کارکن کے ذہن میں ایک ہی جیسے الفاظ کی صورت میں موجود ہونا چاہیے- جدید دور میں کاروباری' ملکی و بین الاقوامی ادارے بھی Mission Statement کی صورت میں اپنے کارکنان کو ایک نصب العین دیتے ہیں- آپ کے لیے' منصوبہ بنانے سے قبل یہ دہرانا ضروری ہے کہ آپ کی تنظیم کا مقصد و نصب العین اور اس کی تشریح کیا ہے؟

۲- **ہم کہاں کھڑے ہیں اور ہماری منزل کیا ہے؟** اس نکتے کی اہمیت بنیادی پتھر کی سی ہے- یہ تجزیہ جتنا موثر اور جامع ہو گا' اسی قدر منصوبہ قابل عمل اور حالات سے قریب تر ہو گا-

اس تجزیے میں' سب سے پہلے ہمارے پاس جو سرمایہ ہے' اس کا جائزہ لینا چاہیے- ہمارا سب سے اہم سرمایہ--- ہماری افرادی قوت ہے- اس کا تجزیہ ہر حلقے' ذیلی حلقے اور مقام میں لازماً ہونا چاہیے- اس تجزیے کے ضمن میں نظم کے ذمہ دار اپنے تمام ارکان سے انفرادی ملاقاتوں کا اہتمام کریں اور ان سے مختلف انفرادی معلومات حاصل کریں اور ان کی قوت کار اور صلاحیت کا صحیح اندازہ لگائیں- اس طرح ایک ذمہ دار کے سامنے تصویر واضح ہو جائے گی کہ ہمارا کارکن کس اسٹیج پر ہے' اس کے اندر کیا خوبیاں ہیں اور ان خوبیوں میں کس طرح اضافہ کیا جا سکتا ہے اور کیا خامیاں ہیں اور ان خامیوں کو کم کرنے کے لیے کیا سبیل اختیار کرنی ہو گی- یہ سوال بظاہر تو بڑا آسان ہے لیکن اگر اس سوال کا حقیقی حل کسی امیریا ناظم کے پاس آجائے تو مشکلات آسان ہو جائیں گی- اس پر ہمیشہ توجہ رہنا چاہیے کیونکہ افراد سازی' وہ اہم کام ہے جس کی بنیاد پر انبیا علیہم السلام نے معاشروں کو تبدیل کیا- جتنے اچھے اور کار آمد افراد کا سرمایہ تنظیم کو حاصل رہے گا' اسی قدر تیزی سے تنظیم اپنے مقصد کی جانب پیش قدمی کرے گی-

تنظیم و تحریک کے طور پر یہ سوالات ہمارے پیش نظر ہونے چاہییں ۱- ہمیں کیا کرنا ہے؟ ۲- کس طرح کرنا ہے؟ ۳- کون سے وسائل درکار ہوں گے؟ ۴- یہ وسائل کہاں سے فراہم ہوں گے؟ ۵- ہماری دعوت کی صورت حال کیا ہے؟ کیا ہونی چاہیے تھی؟ ۶- ہماری دعوت کے مخاطبین اس وقت کون ہیں؟ اور کون اس کے علاوہ ہونا چاہییں ۷- کتنے فی صد افراد (حضرات و خواتین) تک دعوت براہ راست پہنچ چکی ہے؟ ۸- ہمارے ممبرز کتنے ہیں اور ان سے ہمارا رابطہ کیسا ہے؟ ۹- کن امور میں ہم پیچھے ہیں؟ ۱۰- کن چیزوں میں ہمیں برتری حاصل ہے؟ ۱۱- ہمارے حلیف و حریف کون کون ہیں اور ان کے وسائل' قوت و اثرات کی نوعیت کیا ہے؟

۳- **ہمیں کیا کیا کرنا ہے؟** تنظیم کے مقاصد اور اس کی موجودہ صورت حال کو جاننے کے بعد ان حالات کا جاننا بہت ضروری ہے' جن میں کام کرنا ہو اور جن کو سامنے رکھتے ہوئے منصوبہ بنانا مقصود ہو-

کیونکہ حالات کسی بھی تنظیم کو کامیاب یا ناکام کر سکتے ہیں۔

حالات کے تجزیے میں ملک، شہر یا گاؤں کی اقتصادی، معاشرتی، سیاسی و مذہبی صورت حال سے واقفیت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مخالفین، دیگر سیاسی گروہ، عوام کے مختلف طبقات، حکومتی اداروں اور دیگر اداروں کے مختلف نت نئے ہتھکنڈوں سے بھی واقف ہونا ضروری ہے۔

حالات کا صحیح تجزیہ ہمیں آنے والی تبدیلیوں سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے مقابلے کے لیے تیار کرتا ہے۔ اس تجزیے کے صحیح نتائج ہمیں ایک خاص وقت میں، خاص تبدیلی سے باخبر رکھنے میں معاون ہوں گے۔ اگر ماحول و حالات میں تبدیلی کا احساس تنظیم کو دیر سے ہو تو تنظیم حالات سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں رہتی اور اس کے حریف آگے بڑھ کر کسی بھی مسئلے کو اپنی گرفت میں لے کر حالات کو اپنے زیراثر کر لیتے ہیں۔ زندہ تحریکوں کا خاصہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا ہاتھ حالات کی نبض پر ہوتا ہے اور اسی کے مطابق وہ راہیں تجویز کرتی ہیں۔

موجودہ صورت حال کا تجزیہ آسان ہے۔ لیکن مستقبل کبھی صاف نہیں ہوتا۔ مستقل بینی ایک مسلسل عمل ہے۔ مستقبل کی مشکلات و مواقع کا اندازہ کرنا، منصوبہ بندی کا ایک اہم جز ہے۔

۴- **ہم کیا کر سکتے ہیں؟** تنظیم کے لیے وسائل کی اہمیت واضح ہے۔ وسائل کی فراہمی یا عدم فراہمی تنظیم کی کامیابی یا ناکامی پر منتج ہوتی ہے۔ وسائل کی فراہمی کے حوالے سے سوال یہ نہیں ہے کہ "ہم اچھا کام کر رہے ہیں یا خراب"۔ بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ "ہم دوسروں سے بہتر کام کر رہے ہیں یا خراب"۔

وسائل کے تجزیے کے چار بنیادی نکات ہیں: مالیاتی، افرادی، تکنیکی اور اوقات۔

مالیات کے ضمن میں اہم بات آمدنی و اخراجات کا تخمینہ لگانا، اس میں مسلسل اضافے کی کوشش کرنا اور اس کو جاری منصوبہ عمل کے مطابق رکھنا ہے۔ جب تک منصوبے کے مطابق مالیاتی بجٹ نہیں بنے گا، منصوبہ عمل کے کام وسائل کی عدم فراہمی کی بنا پر نہ ہو سکیں گے۔

افرادی قوت کسی بھی تنظیم کا سب سے اہم سرمایہ ہے۔ افرادی قوت کی صلاحیت و قابلیت دیگر تمام وسائل کی کمی کو پورا کر سکتی ہے۔ اگر اہل افراد ہوں تو مال کی کمی بھی پوری ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر افراد کی ٹیم نااہل ہو تو بڑے سے بڑا سرمایہ بھی ڈوب سکتا ہے۔ افراد سازی ایک ایسا مشکل کام ہے جس میں بڑی محنت، توجہ و حکمت درکار ہوتی ہے۔ افرادی قوت کے تجزیے سے آپ اس بات کے قابل ہو سکیں گے کہ کن حالات و مواقع میں، کون سے افراد کو استعمال کریں۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ تمام افراد ایک جیسی صلاحیتوں کے حامل نہیں ہوتے۔ کچھ افراد کسی خاص شعبے میں زیادہ کار آمد ہوں گے تو دوسرے شعبوں میں کمزور ہوں گے۔ تحریک کا کام کمزوروں کو قوی کرنا اور ان کی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرنا ہے---

جہاں تنظیم کی منصوبہ بندی ضروری ہے، وہاں افراد کی ذاتی منصوبہ بندی بھی اہمیت کی حامل ہے۔ تنظیم کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ ہر کارکن ماہانہ اور سالانہ بنیادوں پر اپنی ذاتی منصوبہ بندی کرے۔

تکنیکی تجزیے میں (اور یہ صوبہ اور مرکز کی سطح پر ممکن ہے) تحریک کو اس بات کا احساس کرنا ہو گا کہ باطل قوتیں بڑے بڑے اداروں کی صورت میں اگلے دس اور بیس سال کے بارے میں پیش بینی کر رہی ہیں۔ ان کو ذرائع ابلاغ کی وہ قوت میسر ہے کہ جس خبر کی اشاعت چاہتے ہیں، اسے پوری دنیا میں پھیلا دیتے ہیں اور جس کو پس پردہ رکھنا چاہیں، اس کی ہوا نہیں لگنے دیتے۔ ہزاروں رسالے سیکڑوں ٹی وی چینل اور سیٹلائیٹ ان قوتوں کے زیر اثر ہیں جو ان کی ثقافت اور نقطہ نظر کو دن رات پھیلانے میں مشغول ہیں۔

اس کے علاوہ مالیاتی ادارے، کرنسی کا کاروبار، بڑی بڑی مشینیں، اسلحہ کے انبار اور ان جیسی سیکڑوں چیزیں باطل قوتوں کے زیر اثر ہیں۔ ہمیں اپنے منصوبے میں اس صورت حال کے تدارک کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور سوچنا چاہیے۔

وسائل کے تجزیے کا آخری نکتہ "وقت" ہے۔ انسان کو بھی ایک خاص مہلت عمل دے کر اس دنیا میں بھیجا گیا ہے اور جو فرد یا تنظیم اوقات سے صحیح فائدہ اٹھا کر اپنے لیے توشۂ آخرت جمع کرے، وہ کامیاب ہے۔ ورنہ وقت گزرنے کے بعد صرف پچھتاوا انسان کا مقدر بن جاتا ہے۔ ہر فرد اور تنظیم کو اپنے وقت کا محاسبہ ضرور کرنا چاہیے۔ کسی بھی قسم کی مہم درپیش ہو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے لیے کتنا وقت درکار ہو گا اور کون کون سے کارکنان کتنا کتنا وقت دیں گے--- وقت کا صحیح اندازہ بہت سے ان کاموں سے چھٹکارا دلا دے گا جن کو ہم تنظیم کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔

وقت ایسی چیز ہے جس کو نہ جمع کیا جا سکتا ہے نہ منتقل اور نہ ہی قرض لیا یا دیا جا سکتا ہے۔ ہر فرد کے پاس ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں۔ کچھ افراد ان ۲۴ گھنٹوں میں بڑے بڑے امور انجام دے لیتے ہیں اور کچھ سونے، جاگنے اور ادھر ادھر جانے میں صرف کر دیتے ہیں۔

۵- **جو کچھ کر سکتے ہیں اس کے لیے کیا کرنا ہے؟** تنظیم کے تجزیے، حالات کے تجزیے اور وسائل کے تجزیے کے بعد (۲، ۳، ۴) ہم پانچویں قدم پر آتے ہیں۔ یہ ان حالات و واقعات (سیاسی، مذہبی، اقتصادی، معاشرتی اور لسانی) کا تجزیہ ہے جن سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا جو ہمارے مدد و معاون ہو سکتے ہیں یا وہ مشکلات جو مندرجہ بالا حالات کی بنا پر ہمارے سامنے پیش آ سکتی ہیں۔

ہر مقام کے لحاظ سے تنظیم و تحریک کو اس بارے میں سوچ و بچار ضرور کرنا چاہیے کہ مقام کے لحاظ سے ایسے خاص خاص کون سے پہلو ہیں جن کی بنیاد پر ہماری دعوت زیادہ تیزی سے پھیل سکتی ہے اور افراد ہماری بات سننے کے لیے تیار ہو سکتے ہیں یعنی موافق و مخالف دونوں صورت حال کا تجزیہ ہی ہماری سمت کو درست رکھنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

۶- جو کچھ ہم کر رہے ہیں، کیا ہمیں وہ وہاں پہنچا سکتا ہے جو ہمارے پیش نظر ہے؟ یہ مرحلہ مسلسل جاگنے کا مرحلہ ہے اور اپنے آپ میں جھانکنے کا بھی ہے کہ آیا ہم نے جو منصوبہ بنایا تھا اس پر اس وقت تک کتنا عمل ہوا ہے اور آیا جو عمل ہوا ہے وہ ہمارے معیار و توقعات کے مطابق ہے۔ اور اگر عمل نہیں ہوا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کام کو اپنے رجسٹر و ڈائری میں ماہانہ چیک کیا جا سکتا ہے کہ ہماری کارکردگی اور منصوبے میں کہاں اور کتنا فرق ہے۔ اگر ہماری کارکردگی اور منصوبہ بندی میں فرق ہے تو فوری طور پر وقت ضائع کیے بغیر یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں اور ان وجوہات و مشکلات کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔

۷- ہم کیا کریں جو ہمیں مقصد پر پہنچا دے؟ اگر کارکردگی منصوبہ بندی کے مطابق نہیں ہے تو آپ کا اگلا قدم متبادل ذرائع کی تلاش ہونا چاہیے۔ ایسے کون کون سے مزید ذرائع ہیں جو منصوبے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس مرحلے پر، کون سے سلگتے ہوئے مسائل ہیں، ملک کی صورت حال میں کیا ڈرامائی تبدیلی آئی ہے، سیلاب، زلزلہ یا قدرتی آفات میں ہم کو کیا کرنا ہے، یہ تمام عوامل منصوبہ پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ گویا ہم وہ تمام چیزیں حاصل نہیں کر سکتے جن کی ہم خواہش کرتے ہیں۔ اس لیے متبادل راستوں کو کھلا رکھنا چاہیے۔

۸- جو طے کیا اس پر عمل درآمد کرو! عمل درآمد کا مرحلہ تنظیموں و تحریکوں کے لیے ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر ہمارے ملک کے حالات، جہاں بے یقینی کی کیفیت ہمیشہ طاری رہتی ہے، منصوبے پر عمل کے لیے بڑی رکاوٹ بنتے ہیں۔ منصوبہ چاہے کتنا ہی خوب صورت کیوں نہ ہو، اس وقت تک کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے جب تک اس کو عمل کے میدان کی بھٹی میں پرکھا نہ جائے۔ منصوبے پر عمل درآمد کے لیے اس کو سہ ماہی یا ماہانہ بنیاد پر مختصر مدت کے حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ عمل درآمد و کنٹرول میں آسانی رہے۔

۹- جو کچھ ہم کر رہے ہیں کیا وہ منصوبے کے مطابق ہے؟ امیر یا ناظم کا سب سے اہم کام منصوبے کے تمام حصوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے کا ہے۔ کیونکہ اگر تنظیم کا ایک شعبہ تنزل کی طرف جائے گا تو لامحالہ اس کا اثر دوسروں پر بھی پڑے گا۔

اس ضمن میں دو سوالات بڑے اہم ہیں: ۱- کیا ہماری حکمت عملی منصوبے کے مطابق ہے؟ ۲- کیا حکمت عملی مقرر کردہ نتائج دے رہی ہے؟

وہی ناظمین جن کی معلومات تازہ ہوتی ہیں اور ہر دم باخبر ہوتے ہیں، وہی حالات و مقاصد کے لحاظ سے منصوبے پر عمل درآمد کراتے ہیں، اور کامیاب رہتے ہیں۔